السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخاری میں سورۃ البقرہ کی تفسیر آیت كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی وضاحت میں ہے کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں۔ کہ اللہ کے کرم پر بھروسہ کرکے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کردیتا ہے اس حدیث سے غلط قسم کے لوگ عوام کو بے وقوف بناتے ہیں اوراپنے پیروں کی شان جتاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو کس طرح سمجھایا جائے کہ اس کا مفہوم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مطالبین قصاص حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کو بذات خود اس بات کا علم نہ تھا کہ ہم سے بدلہ نہیں لیا جائے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم نہیں تھا۔اسی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پر اصرار انداز میں فرمایا:

«یا انس کتاب اللہ القصاص»

قوم نے جب عدم قصاص پر رضا کا اظہار کیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرۃ» صحیح البخاری کتاب الصلح باب الصلح فی الدیۃ(2703) والجہاد(2806»

''یعنی''اللہ کے بندوں میں سے بعض وہ بھی ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اسے پورا کردیتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی بات کا مقام قبولیت حاصل کرلینا محض اللہ کے فضل وکرم سے ہے۔بندے کا اس میں کوئی کمال نہیں۔اس لئے جھوٹی شہرت کے علم برداروں کے لئے اس قصہ میں ادنیٰ سا بھی تمسک نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص212

محدث فتویٰ